پردۂ غیب سے صلاح و فلاح کے اسباب ظاہر فرماوے اور اپنی دستگیری سے اس اجلاس کو خیر و بھلائی اور نہایت دوررس برکات کا ذریعہ بنا دے۔ وما ذٰلك علی اللّٰہ العزیز۔

جمعیۃ العلماء اسلام، پیپلز پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی کا باہمی سمجھوتہ ملک کے ہر طبقہ میں سراہا گیا، سقوطِ مشرقی پاکستان نے حالات اور سیاست کا رخ بدل دیا اور جو لوگ اپنی مخلصانہ صوابدید کی بنا پر اس اتحاد پر چین بجبیں ہو سکتے تھے، اب اس مفاہمت اور سمجھوتہ کو ملک کی سالمیت اور بقاء کا ذریعہ سمجھ کر اس پر اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہمیں نیشنل عوامی پارٹی کے عمائدین کی بہ تکرار ان یقین دہانیوں پر بے حد خوشی ہے۔ جس میں جمعیۃ العلماء اسلام کے ۶ نکاتی پروگرام کا احترام رکھنے کی یقین دہانی کی گئی ہے۔ اس پروگرام کی پہلی شق صوبوں میں اسلام کے ماتحت قانون سازی اور مرکزی مجلس مقننہ میں اسلامی آئین کے بارہ میں جمعیۃ کی حمایت ہے اور مزید مسرّت خان عبدالولی خان صاحب کے ان الفاظ سے ہے جو انہوں نے دستور سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہے اور فرمایا "کہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نیپ نے اکثریت کے باوجود جمعیۃ کو صوبہ سرحد میں وزیر اعلیٰ مقرر کرنے کا حق اس لئے اختیار دیا ہے کہ ہم اس ملک میں اسلامی معاشرہ چاہتے ہیں۔ (نوائے وقت ۱۲ر مارچ) سیکولر ریاست کے بارہ میں نیپ کے سربراہ نے اپنے موقف میں جس خوش آئند تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ ہم اُسے بھی اکابرین جمعیۃ کی مدبرانہ سیاست اور اس اتحاد و اشتراک کا ثمرۂ خیر سمجھتے ہیں۔ اب جبکہ سرحد میں اس اتحاد کی رو سے جمعیۃ العلماء اسلام کو وزارت سازی کا موقعہ مل رہا ہے، تو ملک کے تمام مخلص دیندار اور دین کے وعویدار افراد اور جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گرد بیجا شکوک و شبہات کا حصار کھینچنے کی بجائے اسے اسلام کے نشاۃِ ثانیہ اور مثالی معاشرہ کا پیش خیمہ سمجھ کر اسکی کامیابی کے لئے دست بدعا ہوں۔ کیا عجب یہ سہ جماعتی معاہدہ شمال مغربی سرحدی علاقوں میں دینی اقدار کے فروغ اور فواحش و منکرات کے ازالہ کا ذریعہ بن جائے اور جو سرزمین سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء کے خونِ شہادت سے لالہ زار بنی وہ آج سیدین شہیدین کے خوابوں کی تعبیر اور شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی کے سپنوں کی آماجگاہ بن جائے ــ ھٰذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا۔

صدیوں بعد کسی خطہ میں علماءِ حق کا برسرِ اقتدار آنا جتنی مسرّت کی بات ہے۔ حالات اور زمانہ کے لحاظ سے اتنی ہی نازک ترین آزمائش بھی ہے۔ ہمیں اخلاق، تمدّن، معاشرت، معیشت، تعلیم ہر میدان میں بتدریج تبدیلیاں لانا ہیں۔ اسکی صورت اور طریق کار کیا ہو۔؟ الاہم فالاہم کے مطابق کونسی باتیں اوّلین اور کونسی چیزیں ثانوی اہمیت کی حامل ہونگی اور ہمیں دینی اصلاحات کے سلسلہ میں دین سے عمومی گریز کی فضاء میں